بعل کے پجاری

نینوا کے صحرا میں بابل کے کھنڈرات سیاحان عالم کے لئے بے پناہ کشش رکھتے ہیں۔ ہزاروں سال پہلے وہاں دریائے فرات کے دونوں کناروں پر دنیا کا سب سے بڑا شہر آباد تھا۔ جس میں لاکھوں انسان بستے تھے وہاں سال میں کئی بار فاتح عالم افواج کسی نئی فتح کی خوشخبری سنانے کے لئے بینڈ باجے کی ولولہ خیز تانوں کے جلو میں بازاروں میں گزرتی تھیں۔ تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ دنیا میں اولیں بار بابل میں باقاعدہ بادشاہت قائم ہوئی۔ درس تدریس کا سلسلہ بابل سے شروع ہوا اور فن تحریر اس شہر کی بہترین یادگار ہے۔

نینوا کے باشندے بعل کے پجاری تھے۔ شہر کے وسط میں سنگ مرمر کا عظیم الشان مندر بنا ہوا تھا۔ جس کے چاروں طرف جنت نگاہ باغات کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ مندر کے وسط میں ایک وسیع ہال میں بعل کی مورتی تھی۔ اور ستر پروہت وہاں پوجا کروانے پر مقرر تھے شاہی احکام کے مطابق ہر روز شام کے قریب ۱۲ من کی خمیری روٹیاں، ۴۰ بکروں کا بھنا ہوا گوشت اور شراب کے چھ مٹکے مندر میں لائے جاتے تھے۔ اور دیوتا کی مورتی کے سامنے چن دیئے جاتے تھے۔ اسکے بعد دروازہ مقفل کر دیا جاتا تھا: دوسرے دن صبح جب عوام پوجا کیلئے آتے اور دروازہ کھولا جاتا اسوقت وہاں روٹیوں شراب یا گوشت کا کوئی نشان تک نہ ہوتا تھا۔ عوام اور بابل کے تاجداروں کا عقیدہ تھا کہ بعل کی مورتی جاندار ہے اور رات کے سناٹے میں دیوتا سب کچھ چٹ کر جاتا ہے۔

احکام خداوندی کے مطابق حضرت دانیال وہاں گئے اور بابل کے گمراہ باشندوں کو خدائے واحد کی عبادت کی دعوت دی۔ بعل کے پجاری آپ کے مخالف بن گئے انہوں نے بادشاہ کو آپ کے خلاف بھڑکایا اس نے حضرت دانیال کو بلایا آپ دربار میں گئے اور بعل کے متعلق کہا۔ پتھر کی بے جان مورتی ہے جسے تم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے وہ اپنے جسم سے ایک مکھی تک اڑانے کی قدرت نہیں رکھتا اسلئے اس سے کسی فائدہ یا نقصان کی توقع بے سود ہے۔ تم نہیں سمجھتے کہ ہمارا دیوتا ہر روز شراب کے چھ مٹکے بارہ من میدہ کی روٹیاں اور ساٹھ بکروں کا بھنا ہوا گوشت کھا جاتا ہے اس لئے اسے بے جان کہنا غلط اور گمراہی ہے بادشاہ نے جواب دیا۔ حضرت دانیال مسکرا دیئے۔ اور کہنے لگے مندر میں ستر پجاری ہیں ان میں ہر ایک بال بچے رکھتا ہے اور انھیں آخر پیٹ پالنا ہے۔ بادشاہ نے پجاریوں کو بلایا۔ انھوں نے بعل کی قسم کھائی اور کہا کہ خود جا دیوتا کھاتا ہے۔ اور کسی فانی آدمی کو بعل کا کھانا چھونے کی جرات نہیں ہوسکتی۔

اسی روز شام کو بادشاہ نے حسب دستور چڑھاوا اپنے ہاتھ سے دیوتا کے سامنے چنا۔ حضرت دانیال بھی اسکے ہمراہ تھے۔ آپ نے چپکے سے فرش پر بہت سی راکھ بکھیر دی۔ بادشاہ نے بعل کا کھانا مورتی کے سامنے رکھا اور دروازہ مقفل کر کے اس پر مہر لگا دی۔ دوسرے دن سویرے بادشاہ بڑے شوق سے مندر گیا جہاں دروازہ کے قریب حضرت دانیال بھی اس کا انتظار کر رہے تھے جب وہ دونوں وہاں پہونچے تو عقیدتمندوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ دیوتا کے درشن کرنے کیلئے جمع ہو چکے تھے۔ بادشاہ نے مہر دیکھی اور دروازہ کھولا چڑھاوا غائب تھا۔ سب پجاری لوگوں نے "بعل کی جے" کا نعرہ بلند کیا اور بادشاہ ازراہ عقیدت بے مورتی کے چرنوں پر جھک گیا۔ دانیال کو لاؤ۔ بادشاہ نے حکم دیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد حضرت دانیال اُسکے روبرو کھڑے تھے۔ تم نے دیکھ لیا کہ ہمارے دیوتا سچے ہیں۔ بادشاہ نے کہا۔ ذرا اس راکھ پر قدموں کے نشان دیکھئے حضرت دانیال نے مسکرا کر کہا۔ جب بادشاہ نے راکھ کو بغور دیکھا تو وہاں مردوں عورتوں اور بچوں کے قدموں کے نشان لاتعداد تھے۔ بادشاہ پر حقیقت حال روشن ہو گئی دیوتا کا چڑھاوا پجاریوں اور انکے بیوی بچوں کے پیٹ کا ایندھن بنتا تھا جب پجاریوں کو دھمکایا گیا تو انہوں نے اعتراف گناہ کیا اور معلوم ہوا کہ رات کے سناٹے میں وہ سب اپنے بال بچوں سمیت ایک خفیہ دروازہ سے مندر میں داخل ہو کر چڑھاوا چٹ کر جاتے ہیں۔ بادشاہ اس واقعہ سے بہت متاثر ہوا اور خدائے واحد کا پرستار بن گیا۔ اور حضرت دانیال کے حکم سے بعل کا مندر خدائے قدوس کے عبادت گاہ میں تبدیل کر دیا گیا۔

(بقیہ از صفحہ ۲۴)

طلبہ میں تقریر و خطابت کا ملکہ پیدا کرانے کا بھی مدرسہ کی طرف سے مستقل انتظام ہے۔ عربی بولنے اور لکھنے کی بھی مشق کرائی جاتی ہے۔ حالات زمانہ سے باخبر رکھنے اور مضمون نگاری کا ذوق پیدا کرنے کے لئے مختلف قسم کے اخبارات و رسائل بھی مدرسہ میں منگوائے جاتے ہیں۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اخلاق و عادات کی بھی کڑی نگرانی کی جاتی ہے۔

اللہ تعالےٰ ہماری کوششوں کو بارآور کرے۔ سال کا آغاز ہمارے لئے باعث برکت بنائے۔ اور بہ خیر و خوبی کے ساتھ انجام تک پہونچائے آمین

(مدیر)